Kia ap mein sy koye Jung-e-jamal k bary mein janta hai, mjh sy kisi ny phocha tha us k bary but i don't know

1) Woh kia hai?
2) Sunni Ulema ka kia khayal hai us k bary me?
3) Or Hamaray kia ikhtilaf hai shiayon sy is jung k bary me?

plz jawab dijiyega

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ اور جنگ جمل

بزاز اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا :

"تم میں سے کوئی سرخ اونٹ والی نکلے گی۔ یہاں تک کہ اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے پاس بہت سے لوگ مارے جائیں گے اور وہ شہید ہونے سے بچے گی۔" (صواعق محرقہ)

اس حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جنگ جمل کی پیشین گوئی فرمائی ہے کہ یہ لڑائی اتفاقاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرخ اونٹ پر سوار تھیں اسی لئے اس واقعہ کو واقعہ جمل کہا جاتا ہے۔

مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس بات کی بھی خبر دی کہ اس سفر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گزر حوآب پر ہو گا اور ان پر وہاں

کے کتے بھونکیں گے اور اس جنگ میں ان کے گرد بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد جب قاتلین عثمان ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر میں داخل ہو گئے اور انہوں نے حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور وہ اصحاب جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے تھے) ڈرایا۔ وہ لوگ مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ کی جانب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کی نیت سے آئی تھیں حاضر ہوئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کر دیئے گئے اور ان کے قاتلوں نے بڑی شورش پیدا کر رکھی ہے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ان کے غلبہ کے باعث ان کا تدارک نہیں کر سکتے۔ آپ تمام ایمان والوں کی ماں ہیں۔ بچہ جب خائف ہوتا ہے تو ماں کے دامن میں چھپ کر پناہ حاصل کرتا ہے۔ آپ اس معاملہ میں اصلاح امت کی کچھ تدبیر فرمائیں۔ پھر سب کی متفقہ رائے ہوئی کہ کوفہ و بصرہ جو لشکر اسلام کے اجتماع کے اہم مقامات ہیں وہاں جاکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اپنے ساتھ کر لیا جائے اس طرح لشکر کو تقویت پہنچے گی اور جمعیت بھی بڑھ جائے گی اور قاتلین عثمان ﷺ کا مناسب و بھرپور انتقام لیا جا سکے گا۔

چنانچہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ مکرمہ سے ملک عراق کی جانب کوچ کیا۔ راستے میں جب آپ حواب پر پہنچیں اور وہاں کے کتے بھونکے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا اس کنویں کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے بتایا "حواب" نام ہے۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ حدیث پاک یاد آئی۔ انہوں نے کہا مجھے واپس لے چلو مگر لشکر کے لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی اور مروان نے اسی (۸۰) آدمی گرد و نواح کے حاضر کئے انہوں نے گواہی دی کہ اس کنویں کا نام حواب

نہیں ہے۔ پھر لشکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آگے کوچ کیا اور بصرہ پہنچے۔ ادھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو لوگوں نے یہ اطلاع دی کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما باغی ہو گئے ہیں اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے کر قتال کی غرض سے بصرہ کی جانب گئے ہیں۔

ادھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مدینہ منورہ سے کوچ کیا اور کوفہ کے راستے سے بصرہ آئے۔ وہاں پہنچ کر قعقاع کو سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ مجھ کو فتنہ کی مدافعت اور تمام مسلمانوں کے درمیان صلح منظور ہے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی یہی بات کہی کہ ان کو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے شر و فتنہ کی مدافعت مقصود ہے ان کا تدارک کیا جائے۔ قعقاع نے کہا کہ یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق و متحد ہو جائیں اور یہ فتنہ و بلوہ کم ہو جائے تم تو ذرا تامل کرو۔ انہوں نے کہا بہت خوب۔

قعقاع نے یہ بات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور تین روز توقف ہوا۔ کسی کو صلح ہو جانے میں شک نہ تھا۔ آخر کار تیسرے دن یہ بات طے ہوئی کہ کل صبح حضرت علی اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ملاقات ہو۔ اس میں قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ شامل نہ ہوں۔ صلح کا یہ طریقہ ان اشقیا پر ناگوار گزرا اور سمجھے کہ ان کی بیخ کنی کی فکر کی جا رہی ہے۔ حیران و سراسیمہ ہو کر عبداللہ ابن سبا (جو ان کا سرغنہ تھا) سے صلاح مشورہ کیا۔ اس نے رائے دی کہ رات کو اٹھ کر جنگ شروع کر دو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ اس جانب سے غدر شروع ہوا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لشکر میں شہرہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غدر کیا ہے اور جنگ عظیم واقع ہوئی۔

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرخ اونٹ پر ہودج میں سوار تھیں۔ ان کے گرد ہر بار لوگ جمع ہو جاتے تھے اور ان پر حملہ ہوتا تھا۔ بہت سے لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کے پاس مارے گئے۔ آخر کار لشکریان حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اس اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں۔ محمد بن ابوبکر (سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہاں سے لے گئے۔

مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث پاک میں خبر دی تھی وہ سب درست ثابت ہوئی۔